بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

انجمن احبابِ اہلِ سنت

کے سلسلۂ تبلیغ

سبیلِ ہدایت

کی ۴۹۷ ویں پیش کش
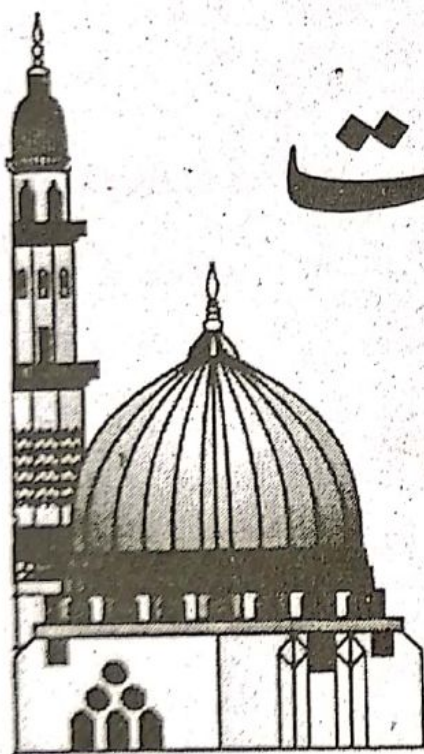
کرونا وائرس سے بچاؤ کی اسلامی تدابیر

بیرونی حضرات: ۱۰ روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر طلب فرمائیں

پتہ برائے رابطہ

ابوالکرم احمد حسین قاسم الحیدری ناظم انجمن احبابِ اہلِ سنت

سہنسہ آزاد کشمیر

FACEBOOK: http://fb.com/SabeelEHadait

ہدیہ دعائے خیر بحق ممبران انجمن ہذا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رسالہ مبارکہ۔۔۔ کرونا وائرس سے بچاؤ کی اسلامی تدابیر

الحمد للّٰہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ محمد

وآلہ واصحابہ اجمعین اما بعد :۔

یہ مختصر رسالہ ''کرونا وائرس سے بچاؤ کی اسلامی تدابیر'' کے بارہ میں لکھنے کی سعادت حاصل کی گئی ہے۔ تاکہ ہر مسلمان اللہ جل مجدہٗ اور اُس کے محبوب کریم ﷺ کی ہدایات وتعلیمات کو پیشِ نظر رکھ کر اِس لاعلاج مرض کی گرفت سے بچنے کی کوشش کرے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں صحیح باتیں لکھنے کی توفیق بخشے اور اِسے نافع بنا کر مسلمانوں کی عافیت وسلامتی کا ذریعہ اور ہماری بخشش ونجات کا باعث بنائے۔ آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

آیتِ کریمہ:۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے ما اصابک من حسنۃ فمن اللّٰہ وما اصابک من سیّئۃ فمن نفسک . ''اے سننے والے تجھے جو بھلائی پہنچے وہ اللہ کی طرف سے ہے اور جو برائی پہنچے وہ تیری اپنی طرف سے ہے''۔

(سورۃ النسآء آیت نمبر ۷۹۔ پارہ نمبر ۵، رکوع نمبر ۸)

اِس میں خطاب تمام عام لوگوں سے ہے یعنی دُنیاوی مصائب ہمارے گناہوں کی شامت سے آتے ہیں۔ (نور العرفان ص ۱۴۲)

حدیث شریف:۔ مفتی محمد نعیم لکھتے ہیں۔ ''آپ ﷺ نے فرمایا۔ ''اُس وقت کیا ہوگا جب پانچ چیزیں تُم میں پیدا ہو جائیں گی اور میں اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگتا ہوں کہ وہ تُم میں پیدا ہوں یا تُم اُن کو پاؤ۔ جس قوم میں بے حیائی ظاہر ہو جائے اُس میں طاعون اور وہ بیماریاں پیدا ہوتی ہیں جو اُن سے پہلوں میں نہیں تھیں اور جو قوم زکاۃ دینا چھوڑ دیتی ہے اُس سے بارشیں روک دی جاتی ہیں اور اگر جانور نہ ہوتے تو اُن پر بارش نہ برستی اور جو قوم ناپ تول میں کمی کرتی ہے تو وہ قحط سالی، رزق کی تنگی اور بادشاہوں کے ظلم میں گرفتار ہو جاتی ہے۔ اور حاکم جب اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ احکام کے خلاف فیصلے کرتے ہیں تو

اُن پر دشمن مسلط ہو جاتا ہے جو اُن سے اُن کی بعض چیزیں چھین لیتا ہے اور جب کوئی قوم اللہ تعالیٰ کی کتاب اور نبی ﷺ کی سنت کو چھوڑ دیتی ہے تو اللہ تعالیٰ اُس میں جھگڑے فساد پیدا کر دیتا ہے۔ (الترغیب جلد سوم ص ۱۶۹)

(روزنامہ جنگ راولپنڈی ۲۰ مارچ ۲۰۲۰ء)

کرونا وائرس عذابِ الٰہی کی ایک صورت ہے:۔

ہمارے ناقص خیال میں ''کرونا وائرس'' عذابِ الٰہی کی ایک صورت ہے اور ہمارے اِس خیال کی تائید بعض اہلِ علم کی عبارات سے بھی ہوتی ہے۔ چنانچہ ابوالحقائق قادری اپنے مضمون ''کرونا وائرس عذابِ الٰہی یا کچھ اور؟'' میں رقمطراز ہیں۔ ''چین کے شہر ووہان سے رواں سال جنوری میں شروع ہونے والے کرونا وائرس کے کئی اسباب سامنے آئے ہیں جن میں بڑا سبب قدرت کی طرف سے ممنوعہ جانوروں اور چرند پرند کو بطور غذا کھانا ہے۔ تاہم چین سے نکل کر یہ وائرس آج پوری دُنیا میں پھیل چکا ہے جس کے خوف سے پوری دنیا میں عملاً تمام کاروبار حیات ٹھپ ہو چکا ہے اور انسان ایک دوسرے کا سامنا کرنے سے بھی کترا رہے ہیں۔ دُنیا بھر کی انتظامی مشینری روزمرہ کے ضروری معاملات نمٹانے کے بجائے کرونا وائرس سے بچاؤ کی تدبیریں ڈھونڈنے میں مصروف ہے۔ چنانچہ اِس بات کا بھی خدشہ لاحق ہے کہ کرونا وائرس سے بچتے بچتے کہیں دُنیا بدترین قحط سے دوچار نہ ہو جائے۔ پاکستان میں پہلے تو احتیاطی تدابیر کی جانب زیادہ توجہ نہیں دی گئی تاہم جب پاکستان کی سرحد سے متصل ایران سے کرونا وائرس کے باعث ہلاکتوں کی اطلاعات آئیں تو پاکستان میں بھی اِس وائرس کے حوالے سے تشویش بڑھی اور حکومتی سطح پر احتیاطی اقدامات کا سوچا جانے لگا جس کے لئے حتمی فیصلہ ۱۳ مارچ کو قومی سلامتی کمیٹی کے اجلاس میں کیا گیا۔ اجلاس میں کرونا وائرس کے خدشے کے پیشِ نظر ملک بھر کے سرکاری اور نجی تعلیمی اداروں، عدالتوں، شادی ہالز، ہر طرح کے اجتماعات اور سینما گھروں کی تین ہفتوں کے لئے بندش کا فیصلہ کیا گیا۔ اِس فیصلہ کے تحت ملک بھر میں عملاً

روزگارِ حیات اور کاروبارِ زندگی تین ہفتے ٹھپ رہے گا حتیٰ کہ قومی جذبے کو جذبۂ ایمانی کے ساتھ اُجاگر کرنے والی ۲۳ مارچ کی قومی پریڈ بھی نہیں ہو سکے گی اور دینی مذہبی اجتماعات کا انعقاد بھی ممکن نہیں ہو پائے گا جبکہ اِس عرصہ کے دوران شادیاں بھی انعقاد پذیر نہیں ہو پائیں گی۔ اِس تناظر میں کرونا وائرس کو عذابِ الٰہی سے تعبیر کیا جاسکتا ہے جو بحیثیت مسلمان ہم سے خدا کے حضور گڑگڑا کر اجتماعی معافی مانگنے کا متقاضی ہے''۔

(مجلّہ نویدِ سحر لاہور بابت اپریل ۲۰۲۰ء ص ۳۹)

کرونا وائرس کا اصل سبب ''مقبوضہ کشمیر'' میں ہندوؤں کی بربریت ہے:۔

ہمارے ناقصِ خیال میں ''کرونا وائرس'' کی پیداوار کا اصل سبب مقبوضہ کشمیر کے مسلمانوں پر بھارتی حکومت کا وحشیانہ ظلم وستم ہی ہے۔ اور ہمارے اِس خیال کی تائید بعض مفکرین کی عبارات سے بھی ہوتی ہے چنانچہ قاضی بلال سعید اپنے کالم ''ون پوائنٹ'' بابت روزنامہ نوائے وقت راولپنڈی ۱۷ مارچ ۲۰۲۰ء میں رقمطراز ہیں۔ ''کرونا وائرس کو عالمی ادارۂ صحت نے وبائی مرض قرار دیا ہے اِس وقت تک دُنیا بھر کے ایک سو ستاون ممالک اِس کی زد میں ہیں۔ چین سے شروع ہونے والا یہ وائرس اب اٹلی، امریکہ، برطانیہ، کینیڈا کے ساتھ ساتھ اسلامی ممالک میں بھی پھیل چکا ہے۔ پاکستان میں بھی اِس حوالے سے اقدامات اُٹھائے جا رہے ہیں۔ پاکستان کی معیشت پہلے بھی سسکیاں لے رہی تھی اب ایسے میں یہ قدرتی آفات کا سامنا ایک امتحان سے کم نہیں ہے۔ بھارت نے مقبوضہ کشمیر کے مسلمانوں پر ظلم ڈھا رکھے ہیں اور وہاں دوسو سے زائد روز سے لاک ڈاؤن ہے۔ مگر اب لگتا ہے کہ اللہ کا قہر خود اِس پر آنے والا ہے اور اب بھارت بھی لاک ڈاؤن کی طرف جا رہا ہے۔ کشمیریوں کی بددعائیں اپنی جگہ موجود ہیں جن کے لئے دُنیا نے کوئی آواز نہیں اُٹھائی تھی''۔

مقبوضہ کشمیر کے مسلمانوں کی بے کسی آخری حد تک پہنچ چکی ہے:۔

ماشاء اللہ دُنیا میں جو اسلامی ممالک ہیں اُن سب کے نام لیے جائیں تو اندازۂ پانچ منٹ

لگ جاتے ہیں۔ لیکن اتنے کثیر التعداد مسلمان ممالک میں سے کسی ملک نے بھی کشمیری مسلمانوں پر ڈھائے جانے والے اِن بھارتی مظالم کے خلاف کوئی عملی قدم نہیں اُٹھایا۔ حتیٰ کہ پاکستان نے بھی اِس بارہ میں کوئی قابلِ ذکر عملی قدم نہیں اُٹھایا حالانکہ پاکستان اوّل روز سے ''کشمیر پاکستان کی شہ رگ ہے'' اور ''کشمیر بنے گا پاکستان'' کی رواجی تعلیم اپنی نونسل کو دیتا چلا آرہا ہے۔ پاکستان پر بھارتی حملہ کے خوف سے ہمارے کشمیر کے خیر خواہ حکمرانوں نے بھی مجاہدین کو مقبوضہ کشمیر میں جاکر مظلوم مسلمانوں کی مدد سے بزور روکا بدیں وجہ مقبوضہ کشمیر کے مسلمانوں کی بے کسی اپنی آخری حدّ تک پہنچ گئی۔ بدیں حالات کوئی مانے نہ مانے یہ حقیقت ہے کہ مظلوم کشمیریوں پر بھارتی مظالم کی نحوست ہی ''کرونا وائرس'' کی شکل میں آج دُنیا بھر کے ممالک پر مسلّط کردی گئی ہے۔

مقبوضہ کشمیر کے مسلمانوں کی مدد کیلئے مسلمان ملکوں پر جہاد فرض ہے:۔

یہاں تک ہم نے جو کچھ عرض کیا ہے اس کے پیشِ نظر مقبوضہ کشمیر کے مسلمانوں کو ہندوؤں کے مظالم سے بچانے کے لئے تمام اسلامی ملکوں پر بالعموم اور ملک پاکستان پر بالخصوص اللہ تعالیٰ کی جانب سے جہاد فرض ہے اور اِس فرض کی ادائیگی کی جائے گی تو کرونا وائرس سے نجات ملے گی ورنہ ہزار تدبیریں اور لاکھ احتیاطیں بھی بے سُود ثابت ہوسکتی ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب

مسلمانوں کے عقیدہ میں کوئی بیماری متعدی نہیں ہوتی:۔

امام اہلسنت مجدد دین وملت اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کا درج ذیل فتویٰ ملاحظہ ہو۔

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ:۔ سوال: زید کا خون جوش کھا رہا ہے بلکہ جسم کے ایک دو اعضاء بگڑ گئے اور احتمال ہے کہ آئندہ بھی بگڑ جائیں گے۔ ایسے شخص کی نسبت اطباء حکم دیتے ہیں کہ اُس کے ساتھ کھانا پینا اور نشست و برخاست بھی قطعی منع ہے بلکہ اطباء شرع شریف کا بھی ایسا ہی حوالہ دیتے ہیں۔ اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ اس بارہ میں

شرع شریف کا کیا حکم ہے؟ اور ایسے شخص سے اجتناب لازم ہے یا نہیں؟ مدلل مفصل زیب قلم ہو۔

(حافظ عبدالعزیز مدرّس مدرسہ انجمن اسلامیہ گونڈا ملک اودھ۔ ہندوستان)

الجواب:۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ احادیث اِس بارہ میں بظاہر مختلف آئیں ۔ ہم اوّلاً اُنہیں ذکر کریں پھر اُن کی شرحِ معنی کی طرف متوجہ ہوں کہ بتوفیقہ تعالیٰ اِس مسئلہ میں حقِ تحقیق ادا ہو۔ چنانچہ حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ اتقو المجذوم کما یتقی الاسد. ''یعنی جذامی سے بچو جیسے شیر سے بچتے ہیں''۔ رواہ البخاری اور روایت ابن جریر کے لفظ یہ ہیں۔ فرّ من المجذوم فرارک من الاسد. یعنی جذامی سے بھاگ جیسے تو شیر سے بھاگتا ہے۔ رمز الامام الجلیل السیوطی حسنہ علی مافی التیسیر أو صحتہ علی مافی فیض القدیر وذکرہ باللفظ الاوّل فی الجامع الصغیر وباللفظ الأخیر فی الکبیر. اور صحیحین وسنن ابی داؤد وشرح معانی الآثار لامام طحاوی وغیرہا میں حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے کہ جب حضور اقدس ﷺ نے یہ فرمایا کہ بیماری اُڑ کر نہیں لگتی تو ایک بادیہ نشین نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ پھر اُونٹوں کا یہ کیا حال ہے کہ وہ ریتی میں ہوتے ہیں جیسے ہرن یعنی صاف شفاف بدن والے پھر ایک اُونٹ خارش والا آکر اُن میں داخل ہوتا ہے جس کی خارش سے خارش ہو جاتی ہے؟ فرمایا فمن اعدی الاوّل ''اُس پہلے کو کس کی اُڑ کر لگی''۔ احمد ومسلم وابوداؤد وابن ماجہ کے یہاں حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ہے ارشاد فرمایا۔ ذٰلکم القدر فمن اجرب الأوّل. یہ تقدیری باتیں ہیں بھلا پہلے کو کس نے کھجلی لگا دی۔ اُقول حاصلِ ارشاد یہ ہے کہ قطعِ تسلسل کے لئے ابتداءً بغیر دوسرے سے منتقل ہوئے خود اُس میں بیماری پیدا ہونے کا ماننا لازم ہے تو حجّتِ قاطعہ سے ثابت ہوا کہ بیماری خود بخود بھی حادث ہو جاتی ہے اور جب یہ مسلم ہے تو دوسرے میں انتقال کے سبب پیدا ہونا محض وہمِ علیل وادعائے بے دلیل ہے۔

اب بتوفیق اللہ تعالیٰ تحقیقِ حکم سنیئے اُقول و باللہ التوفیق احادیث قسم ثانی تو اپنے افادہ میں صاف صریح ہیں کہ بیماری اُڑ کر نہیں لگتی۔ کوئی مرض ایک سے دوسرے کی طرف سرایت نہیں کرتا۔ کوئی تندرست بیمار کے قرب واختلاط سے بیمار نہیں ہو جاتا جسے پہلے شروع ہوئی اُسے کس کی اُڑ کر لگی''۔ ۱۵ ملتقطاً

پھر آخر میں بطور خلاصہ مطلب لکھتے ہیں۔ ''بالجملہ مذہب معتمد وصحیح ورجیح ونجیح یہ ہے کہ جذام کھجلی چیچک طاعون وغیرھا اُصلاً کوئی بیماری ایک کی دوسرے کو ہرگز اُڑ کر نہیں لگتی یہ محض اوہام بے اصل ہیں۔ کوئی وہم پکائے جائے تو کبھی وہ اصل بھی ہو جاتا ہے کہ ارشاد ہوا ہے انا عند ظن عبدی بی ۔ ترجمہ: ''بندہ میرے متعلق جو گمان رکھتا ہے میں اُس کے اُس گمان کے نزدیک ہوتا ہوں''۔ وہ اُس دوسرے کی بیماری اُسے نہ لگی بلکہ خود اُسی کی باطنی بیماری کہ وہ وہم پروردہ تھی صورت پکڑ کر ظاہر ہوگئی۔ فیض القدیر میں ہے بل الوھم وحدہ من اکبر اسباب الاصابۃ اِس لئے اور نیز کراہت واذیت وخود بینی وتحقیرِ مجذوم سے بچنے کے واسطے اور نیز اِس دُور اندیشی سے کہ مبادا اُسے کچھ پیدا ہو اور ابلیس وسوسہ ڈالے کہ دیکھ بیماری اُڑ کر لگ گئی اور اب معاذ اللہ اُس امر کی حقانیت اُس کے خطرہ میں گزرے گی جسے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم باطل فرما چکے۔ یہ اُس مرض سے بھی بدتر مرض ہوگا۔ اِس لئے شرعِ حکیم ورحیم نے ضعیف الیقین لوگوں کو حکم اِستحبابی دیا ہے کہ وہ اُس سے دُور رہیں اور کامل الایمان بندگانِ خدا کے لئے کچھ حرج نہیں کہ وہ اِن سب مفاسد سے پاک ہیں۔ خوب سمجھ لیا جائے کہ دُور ہونے کا حکم اِن حکمتوں کی وجہ سے ہے نہ یہ کہ معاذ اللہ بیماری اُڑ کر لگ جائے گی۔ اِسے تو اللہ ورسول ردّ فرما چکے جل جلالہ وصلّے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم''۔ (فتاویٰ رضویہ جلد دہم حصہ اوّل ص ۲۴۱)

کرونا وائرس کے بارہ میں عمومی خیالِ باطل:۔

پروفیسر محمد ظفر اقبال جلالی روزنامہ اُوصاف بابت ۶ مارچ ۲۰۲۰ء میں اپنے مضمون ''بیماری متعدی نہیں ہوتی'' میں لکھتے ہیں۔ ''کرونا وائرس نامی بیماری کے حوالہ

سے لوگوں کے درمیان مختلف خیالات پائے جاتے ہیں کہ یہ بیماری متعدی ہوکر دوسرے شخص کو لگ جاتی ہے اور اِس طرح دوسرا شخص بھی اِس بیماری میں مبتلاء ہو جاتا ہے اور پھر یوں یہ بیماری آگے منتقل ہوتی رہتی ہے۔ حالانکہ اسلامی تعلیمات کی روشنی میں یہ بات بالکل درست نہیں ۔ اِس لئے کہ ایک روایت میں ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ عدوٰی نہیں یعنی مرض کا اُڑ کر لگنا اور متعدی ہونا نہیں ہے۔ اور نہ بدفالی ہے اور نہ صفر ہے اور مجذوم سے بھاگو جیسے شیر سے بھاگتے ہو۔ اِس حدیث سے معلوم ہوا کہ بیماری متعدی نہیں ہوتی یعنی جب کسی شخص کو بیماری لگ جاتی ہے تو وہ بیماری دوسرے کی طرف منتقل نہیں ہوتی ۔ خلاصۂ کلام یہ ہے کہ بیماری متعدی نہیں ہوتی بلکہ اللہ تعالیٰ جسے چاہے بیماری میں مبتلاء کر دیتا ہے اور جسے چاہے اُسے بیماری سے محفوظ رکھتا ہے۔ ہمیں چاہیے کہ ہم اِس طرح کی افواہوں پر کان نہ دھریں اِس لئے کہ اِس طرح کی بے جا باتوں اور افواہوں سے معاشرہ میں دہشت اور بے چینی پھیلتی ہے جس سے کاروبارِ زندگی متأثر ہوتا ہے اور ملک معاشی طور پر پسماندہ ہو جاتا ہے اِس طرح کی افواہیں دشمنوں کا ہتھیار اور چال ہیں"۔

غیر مسلم سائنس دانوں کی احتیاطی تدابیر اُن کے باطل عقیدہ کی بناء پر ہیں:۔

غیر مسلم سائنس دان اور ڈاکٹر بیماری کے متعدی ہونے کے اپنے باطل عقیدہ کی بناء پر کرونا وائرس سے بچاؤ کی جو احتیاطی تدابیر بتاتے ہیں اور ہماری اسلامی حکومتیں بھی اُنہیں اپنی رعایا پر ٹھونستی ہیں اُن سے اِس بیماری کے دُور ہو جانے کے امکانات معدوم ہیں۔ ماہنامہ ضیائے حرم اسلام آباد اُن احتیاطی تدابیر کی تفصیل کے سلسلہ میں لکھتا ہے۔ "کرونا وائرس کی وباء پھیلنے کے خطرہ کے پیشِ نظر پوری دنیا میں لاک ڈاؤن کے نام سے جو پابندیاں لگائی گئی ہیں۔ اور جن احتیاطی تدابیر کو اختیار کرنے کے احکامات انتہائی سختی کے ساتھ نافذ کیے جا رہے ہیں اُن کے مطابق جن اُمور کو اپنانے کی تاکید کی جاتی ہے اُن میں سے چند ایک درج ذیل ہیں۔ (۱) آپس میں میل جول کم سے کم کر

دیں۔ (۲) سماجی فاصلے کا لحاظ رکھیں۔ (۳) میل جول کے وقت مصافحہ اور معانقہ سے اجتناب کریں۔ (۴) مسجد کے بجائے اپنے اپنے گھروں میں نمازوں کی ادائیگی کو ترجیح دیں۔ (۵) نمازیوں کے درمیان چھ فٹ (دوگز) کا فاصلہ لازمی ہونا چاہیے۔ (۶) پندرہ سال سے کم عمر اور پچاس سال سے زیادہ عمر کے افراد گھروں میں نماز ادا کریں۔ (۷) مسجد سے قالین وغیرہ اُٹھا دیں اور ننگے فرش پر نماز ادا کریں۔ (۸) اعتکاف مسجد کے بجائے گھر میں ہی بیٹھا جائے۔ (۹) ہر قسم کے اجتماعات (بشمول جمعہ، نمازِ جنازہ، عیدین، حج، مذہبی وتبلیغی اجتماعات اور جلسے جلوس وغیرہ) سے گریز کیا جائے۔ (۱۰) دن میں کئی مرتبہ صابن سے ہاتھ دھونے چاہیے۔ (۱۱) نزلہ زکام اور کھانسی میں مبتلاء لوگ بالخصوص اور صحت مند افراد بالعموم اپنے منہ کو ماسک سے ڈھانپ کر رکھیں"۔ (ماہنامہ ضیائے حرم اسلام آباد بابت اپریل، مئی، جون ۲۰۲۰ء)

مقامِ غور وفکر:۔

غیر مسلموں کی بتائی ہوئی مندرجہ بالا احتیاطی تدابیر پر غور فرمائیں کہ اِن کی وجہ سے مساجد میں نمازیوں کی کمی واقع ہوگی۔ پھر جو نمازی صفوں میں دو دوگز کا فاصلہ رکھ کر کھڑے ہوں گے تو اُن کی درمیانی کشادگی سے شیطان کو ان میں گھسنے اور اُن کے دلوں میں طرح طرح کے وسوسے ڈالنے کا بہترین موقع ملے گا اور رسول اللہ ﷺ کی ہدایت کی خلاف ورزی بھی ہوگی۔ پچاس سال سے زیادہ عمر والے مسلمان گھروں میں نمازیں پڑھیں گے تو وہ جماعت کے تارک ہو کر گناہگار ہوں گے۔ مساجد سے دریاں اُٹھانے سے صفوں میں کجی پیدا ہوگی۔ جمعہ فرض ہے اور اس کے لئے مسجد میں باجماعت پڑھنا شرط ہے اگر جامع مسجد میں تین چار نمازی نمازِ جمعہ پڑھ لیں گے تو باقی نمازی تارکِ جمعہ ہو کر گناہگار ہوں گے اور اگر عیدین کے دن عیدگاہ میں چار پانچ مسلمان نمازِ عید پڑھیں گے تو باقی مسلمان نمازِ عید کے تارک ہو کر گناہگار ہوں گے۔ اور اگر محلّہ کے دس بیس مسلمان اپنے اپنے گھروں میں رمضان المبارک کے آخری عشرہ کا اعتکاف

بیٹھیں گے تو اُنہیں اعتکاف کا ثواب نہیں ملے گا بلکہ محلّہ کے سارے مسلمان اعتکافِ مسنون کے تارک ہوکر گناہگار ہوں گے۔ مسلمان اگر میل جول کم کریں گے تو مشکل اوقات وحالات میں وہ ایک دوسرے کی خبر گیری اور مدد کیسے کریں گے۔ اور اگر دو چار نمازی نمازِ جنازہ پڑھ لیں گے تو باقی مسلمان نمازِ جنازہ کے ثواب سے محروم رہ جائیں گے۔ الغرض اسلامی حکومتوں کو غیر مسلموں کی نقالی کرنے کے بجائے اسلامی احکامات پر رعایا کو عمل پیرا بنانے کی کوشش کرنی چاہیے اور کسی مسلمان کو یہ زیب بھی نہیں دیتا کہ وہ مسلمانوں کو دینی کاموں کے چھوڑنے پر آمادہ کرے بلکہ مناسب یہی ہے کہ مسلمانوں کو اسلامی احکامات پر عمل کرنے کے سلسلہ میں خودمختار رہنے دینا چاہیے۔ وماعلینا الاّ البلاغ

کرونا وائرس سے بچاؤ کی اسلامی تدابیر:۔

جیسا کہ ہم نے ابتداء میں عرض کیا ہے کہ موجودہ وقت مین کرونا وائرس کوئی عام وبائی بیماری نہیں کہ اِس کا ازالہ علاج معالجہ یا چند احتیاطی تدابیر سے کیا جائے بلکہ یہ عذاب الٰہی کی ایک صورت ہے۔ اور عذابِ الٰہی کے دُور کرنے کے لئے جو اسلامی تدابیر ہیں وہ یہ ہیں۔

(۱) خلوصِ دل سے توبہ کرنا۔ توبہ کے لیے ''رجوع الی اللہ'' اور ''رجوع الی الرسول'' کی ضرورت ہوتی ہے۔ یعنی اللہ کی نافرمانیوں میں مبتلاء مسلمان جب پکی سچی توبہ کریں گے اور آئندہ کے لئے اپنی بدکرداریوں سے باز رہنے کا عزم بالجزم کریں گے تو اللہ تعالیٰ اپنے مسلّط کردہ عذاب کو اُن سے اُٹھالے گا۔ چنانچہ ڈاکٹر محمد نجیب قاسمی اپنے مضمون ''آزمائش اور مصیبت کی اِس گھڑی میں ہمارا طرزِ عمل کیا ہونا چاہیے'' میں لکھتے ہیں۔

''قرآن وحدیث کی روشنی میں ہمارا یہ ایمان اور عقیدہ ہے کہ حالات اللہ تعالیٰ کی طرف سے آتے ہیں۔ اِس وقت پوری دُنیا کرونا وائرس کی بیماری سے خوفزدہ ہے۔ ہزاروں افراد اِس وبائی مرض کی وجہ سے مرگئے ہیں اور لاکھوں افراد اِس مرض میں مبتلا ہیں۔ ہمیں ہر وقت بلکہ خاص طور پر ایسے مصیبت زدہ حالات میں اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنا

چاہیے۔ اپنے گناہوں سے معافی مانگنے کے ساتھ ساتھ ہمیں اللہ تعالیٰ کے احکام پر پابندی سے عمل کرنا چاہیے۔ قرآنِ کریم میں بھی نازک حالات آنے کے وقت صبر اور نماز کے ذریعہ سے مدد حاصل کرنے کی تعلیم دی گئی ہے۔ قرآن و حدیث میں نماز پڑھنے کی بار بار تاکید کی گئی ہے۔ قرآن پاک میں تقریباً سات سو مرتبہ کہیں صراحۃً اور کہیں اشارۃً مختلف عنوانات سے نماز کا ذکر ملتا ہے۔ صرف نماز ہی دینِ اسلام کا ایک ایسا عظیم رکن ہے جس کی فرضیت کا اعلان زمین پر نہیں بلکہ ساتوں آسمانوں کے اُوپر بلند و بالا مقام پر معراج کی رات ہوا۔ نیز اِس کا حکم حضرت جبرائیل علیہ السلام کے ذریعے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک نہیں پہنچا بلکہ اللہ تعالیٰ نے فرضیتِ نماز کا تحفہ بذاتِ خود اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا فرمایا۔ انس و جنّ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قیمتی زندگی کا کافی وقت نماز ہی میں گزرا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے سورۂ مزمل میں بیان فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم رات کا ایک تہائی یا آدھی رات یا دو تہائی رات قیام فرماتے ہیں لہٰذا ہم نمازوں کا خاص اہتمام رکھیں۔ افسوس کی بات ہے کہ بعض ہمارے مسلمان بھائی مصیبت کی اِس گھڑی میں بھی نماز کی ادائیگی نہیں کر رہے ہیں۔ اِس وبائی مرض کے خاتمہ کے لئے دعاؤں کے ساتھ ہمیں سچے دل سے توبہ بھی کرنی چاہیے''۔

(روزنامہ جنگ راولپنڈی بابت ۱۷ اپریل ۲۰۲۰ء)

(۲)۔ اوراد و وظائف:۔

موسم کی تبدیلی وغیرہ عادی اسباب میں سے کسی سبب سے جب کوئی مرض عام ہو جائے مثلاً نزلہ، زکام، ہیضہ وغیرہ تو اِس عام بیماری کو عرفِ عام میں وباء کہا جاتا ہے اور وباء کے دفعیہ کے لئے بزرگانِ دین نے مخصوص اوراد و وظائف بتائے ہیں چنانچہ ''کرونا وائرس'' کو دُور کرنے اور اس کے اثرات سے محفوظ رہنے کے لئے ''اوراد و وظائف'' پڑھنے کا حکم علمائے کرام دیتے ہیں۔ چند مخصوص دعائیں اور اوراد و وظائف برائے افادۂ عامۃ المسلمین یہاں لکھے جاتے ہیں۔ وباللہ التوفیق۔

حضرت مولانا پیر محمد داؤد رضوی گوجرانوالہ اپنے مضمون ''کرونا وائرس سے

بچاء کے لئے دعائیں'' میں لکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے حبیب ﷺ کے بارہ میں فرمایا ''بے شک تمہارے پاس تشریف لائے تم میں سے وہ رسول جن پر تمہارا مشقت میں پڑنا گراں ہے۔ تمہاری بھلائی کے نہایت چاہنے والے مسلمانوں پر کمال مہربان ہیں''۔ (پارہ گیارہ، سورۃ توبہ)

ہمارے آقا و مولا ﷺ اپنی اُمت پر بڑے ہی مہربان ہیں۔ آپ ﷺ نے ہر معاملہ میں ہماری مشکل کشائی اور راہنمائی فرمائی ہے۔ آپ ﷺ کے ہم پر عظیم احسانات میں سے ایک احسان یہ بھی ہے کہ آپ ﷺ نے حلال وحرام رشتوں کے بارہ میں ہمیں آگاہ فرمایا ہے۔ جانوروں کو رشتوں کے تقدس کا علم نہیں۔ شرم وحیاء کا لحاظ نہیں۔ آپ نے حلال وحرام کھانوں کے بارہ میں بھی ہمیں سمجھایا اور ہمیں کھانے پینے اور سونے جاگنے کے اوقات وآداب بھی سکھا دیئے۔ سننے میں آیا ہے کہ کورونا وائرس سے بچنے کے لئے ہاتھ دھونے، ناک میں پانی چڑھانے اور منہ میں پانی ڈالنے کے لئے کہا جا رہا ہے۔ سبحان اللہ ہمارے نبی پاک ﷺ نے تو چودہ سو برس پہلے ہمیں غسل و وضو کرنے اور پنجگانہ نماز کی ادائیگی کے لئے فرما دیا۔

قارئین کرام! آفات وبلّیات اور مصائب ومشکلات سے بچنے کے لئے پنجگانہ نماز باجماعت کی ادائیگی اور قرآنِ پاک کی تلاوت کے ساتھ، بعد نماز فجر یا عزیز یا اللّٰہ سوبار، بعد نماز ظہر یا کریم یا اللّٰہ سوبار، بعد نماز عصر یا جبار یا اللّٰہ سوبار ، بعد نماز مغرب یا ستار یا اللّٰہ سوبار اور بعد نماز عشاء یا غفار یا اللّٰہ سوبار ، اول وآخر تین تین بار صلوٰۃ وسلام پڑھ لیں۔

☆ صبح وشام سات سات مرتبہ سورۃ والضحیٰ پڑھ کر گھر میں پھونک ماردیں۔

☆ روزانہ بعد نماز فجر اور بعد نماز مغرب تین بار یہ دعا پڑھیں بسم اللہ الذی لا یضر مع اسمہ شئ فی الأرض ولا فی السماء وھو السمیع العلیم۔ (ابوداؤد وترمذی وابن ماجہ) کھانا کھانے سے قبل بھی یہ دعا پڑھ لیں۔ حدیث

پاک کے مطابق کھانا کھانے سے قبل یہ دعا پڑھ لی جائے تو اگر خُدانخواستہ کھانے میں کسی نے زہر بھی ملا دیا ہو تو وہ اثر نہیں کرے گا۔

☆ یہ دعا بھی بکثرت پڑھتے ہیں۔ اللّٰھم عافنی فی بدنی اللّٰھم عافنی فی سمعی اللّٰھم عافنی فی بصری لا اله الا انت.

☆ شام کے وقت یہ کلمات تین مرتبہ پڑھیں اعوذ بکلمات اللّٰه التآ مات من شر ما خلق. (ترمذی و مسلم)

☆ حدیث پاک میں ہے کہ جو شخص کسی مصیبت زدہ کو دیکھ کر یہ دعا پڑھ لے گا وہ اُس مصیبت سے محفوظ رہے گا۔ الحمدللّٰه الذی عافانی مما ابتلاک وفضّلنی علیٰ کثیر ممن خلق تفضیلاً. اوّل و آخر درودِ پاک بھی پڑھ لیں

☆ اور یہ دعا بھی پڑھیں بسم اللّٰه علی دینی بسم اللّٰه علیٰ نفسی وولدی وأهلی ومالی. اول و آخر درود شریف کے ساتھ صبح و شام پڑھیں۔

☆ اِن دنوں میں درودِ تاج پڑھیں اور اس کے الفاظ دافع البلاء والوباء والقحط والمرض والالم کو تین بار پڑھیں۔ قصیدہ بُردہ شریف بھی بکثرت پڑھیں اور درودِ نجات شریف بھی پڑھیں۔

؎ کیوں رضا مشکل سے ڈریئے
جب نبی مشکل کشا ہو

(ماہنامہ رضائے مصطفےٰ بابت مارچ، مئی ۲۰۲۰ء)

(۳)۔ استغفار کی کثرت:۔

مفتی محمد نعیم اپنے مضمون ''موجودہ حالات میں توبہ واستغفار اور رجوع الی اللہ کی ضرورت واہمیت'' میں لکھتے ہیں۔ اس وقت کرونا وائرس کی وباء پوری دُنیا میں بڑی تیزی سے پھیل رہی ہے۔ حالیہ وباء میں جسے اہل ایمان کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے انتباہ، ابتلاء، آزمائش کا لمحہ اور قیامتِ صغریٰ کہا جا سکتا ہے۔ اِس مشکل کی گھڑیوں میں ہمیں گناہوں

پر ندامت‘ توبہ ومناجات اور خصوصی دعاؤں کے اہتمام کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنے کی ضرورت ہے۔ سو ضرورت اِس بات کی ہے کہ ہم اللہ کے حضور توبہ واستغفار کریں اور اُسے راضی کرنے والے اعمال میں لگ جائیں۔ صدقہ وخیرات کثرت سے کریں۔ کیونکہ یہ اللہ ربّ العزت کو بہت زیادہ پسند ہے۔ اور اِس کے ذریعہ سے اُس کی ناراضگی دُور ہوتی ہے۔ دُعا کی ایک صورت استغفار ہے۔ مصیبتوں سے نجات پانے کا یہ ایک غیبی نسخہ ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”جو شخص استغفار کا اہتمام کرے اللہ تعالیٰ اُس کے لئے ہر مصیبت سے باہر نکلنے کا راستہ بنا دیتا ہے اور ہر فکر سے نجات عطا فرماتا ہے“۔ (سنن ابی داؤد) اِس لئے استغفار کی کثرت کا بھی خصوصی اہتمام ہونا چاہیے۔ (روزنامہ جنگ راولپنڈی بابت ۲۰ مارچ ۲۰۲۰ء)

(۴)۔ درود شریف کی کثرت:۔

وباء اور مصیبت کی گھڑیوں میں درود شریف کی کثرت بھی فائدہ بخش ہوتی ہے، چنانچہ ”قاضی مدینہ یعقوب بن زید التیمی سے مروی روایت میں ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا۔ یارسول اللہ ﷺ۔ کیا میں اپنی نصف دعا آپ کے لئے مختص کرلوں؟ فرمایا ان شئت اگر تم چاہو، اُس نے پھر پوچھا کیا میں اپنی پوری دعا آپ کے لئے مختص کر لوں؟ فرمایا اذًا یکفیکَ اللّٰہ ھم الدنیا و الآخرۃ۔ پھر تو اللہ تعالیٰ دنیا وآخرت کی پریشانیوں میں تمہارے لئے کافی ہوگا۔ (مصنف عبدالرزاق)

(ماہنامہ ضیائے حرم بابت جون ۲۰۲۰ء ص ۲۷)

(۵) وباء کے دنوں میں آذانیں دینا:۔

سوال: جب کسی علاقہ یا ملک میں کوئی وباء پھوٹ پڑے تو وہاں اُس وبا سے نجات کی غرض سے نماز کے اوقات کے علاوہ آذانیں دینا کیسا ہے؟

جواب: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم حامداً ومصلیاً۔ آذان شعائرِ اسلام میں سے ہے اور فی نفسہ ایک نہایت بابرکت عمل ہے۔ کتبِ احادیث میں نماز کے علاوہ آذانیں دینے سے متعلق

روایات ملتی ہیں نیز تراثِ اسلامی میں متعدد ایسے واقعات اور ائمہ فقہاء کی آراء مذکور ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ وباء کی صورت میں آذانیں دینا مستحب ہے۔اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ سے سوال ہوا کہ دفعِ وبا کے لئے آذان دینا درست ہے یا نہیں؟ اِس کے جواب میں آپ نے لکھا درست ہے۔ (فتاویٰ رضویہ جلد پنجم ص ۳۷۰)

نیز وباء کی صورت میں آذان دینے کے بارہ میں بہارِ شریعت میں ہے۔''وباء کے زمانہ میں بھی مستحب ہے''۔(بہارِ شریعت جلد اوّل ص ۴۶۱)۔

(ماہنامہ ضیائے حرم اسلام آباد بابت اپریل، مئی ۲۰۲۰ء)

(۶)۔محفل میلاد کا انعقاد:۔

دفعِ وباء وبلیّات کا مجرّب نسخہ محفلِ میلاد کا انعقاد ہے۔شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی لکھتے ہیں **ومما جرّب من خواصه أنّه امان فى ذلك العام وبشرى عاجل بنيل البغية والمرام فرحم الله امراءً اتخذ ليالى شهر مولده المبارك أعياداً ليكون اشد علة على من فى قلبه مرض وعناد.**

(ما ثبت من السنۃ ص ۱۰۴)

مولانا مفتی سیّد غلام معین الدین نعیمی اِس کا ترجمہ بدیں لفظ کرتے ہیں۔ ''اِس محفلِ میلاد کے خصوصی مجرّبات میں سے ایک یہ ہے کہ وہ (یعنی میلاد کی محفل منانے والے مسلمان) سال بھر تک امان پاتے ہیں اور حاجت روائی اور مقصود برآری کی (یہ محفل شریف) بڑی بشارت ہے۔پس اللہ تعالیٰ اُس شخص پر بے پایاں رحمتیں نازل فرمائے جو میلاد شریف کے مہینے (ربیع الاول شریف) کی راتوں کو عید منائے تا کہ جس کے دل میں روگ اور عناد ہے وہ اِس میں سخت ہو جائے''۔ (یام اسلام ص ۱۵۵)

الغرض۔کرونا وائرس کی شکل میں جو وباء پھیلی ہوئی ہے اُس سے بچاؤ کے لئے مسلمان اپنے گھروں میں محفلِ میلاد کا خصوصی اہتمام کریں۔ان شاء اللہ اس سے گھر کے سارے افراد محفوظ رہیں گے۔

(۷)۔ختم غوثیہ شریف پڑھانا:۔

مسلمان اپنے گھروں میں خیر و برکت اور عافیت وسلامتی کے لئے سیّدنا غوث اعظم محبوبِ سبحانی رحمۃ اللہ علیہ کے ایصال ثواب کے لئے ختم غوثیہ شریف پڑھاتے ہیں۔ یہ ختم شریف دفعِ وباء کے لئے اکسیرِ اعظم کا درجہ رکھتا ہے۔اِس ختم شریف کی ترتیب ہماری کتاب ''خزینۂ خیر و برکت'' میں لکھی ہوئی ہے۔

(۸)۔سورۂ تغابن شریف بلند آواز سے پڑھنا:۔

بزرگانِ دین فرماتے ہیں کہ جس علاقے میں حیوانوں یا انسانوں کی وباء آنے کا اندیشہ ہو وہاں سورہ تغابن شریف لاؤڈ سپیکر میں پڑھی جائے۔ جہاں تک آواز پہنچے گی وہاں تک کا علاقہ وباء سے محفوظ رہے گا۔الحمد للہ راقم الحروف کو اِس کی اجازت حاصل ہے اور ہر روز اپنی مسجد کے لاؤڈ سپیکر میں اِس سورہ کا پڑھنا میرا معمول ہے۔اللہ تعالیٰ خیر و برکت نصیب رکھے۔ آمین۔

(۹)۔گھر میں کتاب الشفاء کا پڑھنا:۔

اپنے گھر کو آفات وبلیّات سے محفوظ رکھنے کے لئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات وفضائل ومحاسن میں لکھی ہوئی کتاب ''شفاء شریف'' مؤلفہ قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ کا پڑھنا مجرّب ہے۔شارح شفاء شریف علاّمہ شہاب الدین خفاجی رحمۃ اللہ علیہ اِس بارہ میں لکھتے ہیں۔ وقرأت فی دیوان ابن المقری الشافعی رحمہ اللہ أنّ کتاب الشفاء مما شاھدوا برکتہ حتی لا یقع ضرر لمکا ن کان فیہ ولا تغرق سفینۃ کان فیھا وأنّہ اذا قرأہ مریض أوقری علیہ شفاہ اللہ وھو مماجرّب وکان ابتلی بمرض فقرأہ فعافاہ اللہ منہ وأنا ممن جرّب برکتہ وشاھد ھا وللہ الحمد وانّا لنرجوفوق ذلک مظھراً.

(ترجمہ):۔میں نے دیوان ابن المقر ی الشافعی رحمۃ اللہ علیہ میں یہ بات پڑھی ہے کہ

کتاب شفائے قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ اُن کتابوں میں سے ایک کتاب ہے جن کی برکت کی گواہی اہلِ علم نے دی ہے۔ یہاں تک کہ جس جگہ میں یہ کتاب ہو وہاں کوئی نقصان نہیں ہوتا اور جس کشتی میں ہو وہ غرق نہیں ہوتی اور جب بیمار شخص اِس کتاب کو خود پڑھے گا یا اُس کے پاس اِس کتاب کو پڑھا جائے گا اللہ اُس کو شفا بخشے گا اور یہ بات تجربہ میں بھی آچکی ہے۔ اور ایک شخص بیمار ہوا تو اُس نے اِس کتاب کو پڑھا تو اللہ نے اُسے اُس مرض سے شفا بخشی اور میں خود بھی اُن لوگوں میں سے ہوں جنہوں نے اِس کتاب کی برکت کا تجربہ کیا اور اِس کی برکت کا مشاہدہ کیا اور تعریف اللہ ہی کے لئے ہے اور ہم اِس سے بھی اُوپر والی بات کے ظاہر ہونے کی اُمید کرتے ہیں۔

(نسیم الریاض شرح شفائے قاضی عیاض جلد اوّل ص ۴)

(۱۰)۔ناخن تراشی سے دس دن کے لئے عافیت ملتی ہے:۔

امام صدر الشریعہ رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔ ''ایک دوسری حدیث میں ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن ناخن ترشوائے اللہ تعالیٰ اُس کو آئندہ جمعہ تک بلاؤں سے محفوظ رکھے گا اور تین دن زائد یعنی دس دن تک''۔ (بہارِ شریعت حصہ شانزدہم ص ۱۹۵)۔

(۱۱)۔رات سونے سے پہلے ایک مسنون عمل:۔

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں أنّ النبی ﷺ کان اذا اوی الی فراشه کل لیلة جمع کفیه ثم نفث فیهما فقرأ فیهما قل هو الله احد وقل اعوذ برب الفلق وقل اعوذ برب الناس ثم یمسح بهما ما استطاع من جسده یبدأ بهما علی رأسه و وجهه و ما أقبل من جسده یفعل ذلک ثلاث مرّات . متفق علیه.

(ترجمہ):۔ بلاشبہ نبی ﷺ کی یہ عادت شریفہ تھی کہ ہر رات جب آپ اپنے بستر پر آرام کرتے تو آپ اپنی دونوں ہتھیلیوں کو ملاتے اور اُن میں پھونک مارتے اور اُن دونوں کے درمیان میں سورہ اخلاص، سورہ فلق اور سورہ والناس پڑھتے پھر اُن کو اپنے جسم پر

پھیرتے جس حد تک بھی پھیر سکتے تھے۔ آپ اِس عمل کی ابتداء سر اور اپنے چہرہ اور اپنے جسم کے اگلے حصوں سے کرتے تھے اور آپ یہ عمل تین بار کرتے تھے۔ (مشکوٰۃ شریف کتاب فضائل القرآن کی پہلی فصل جلد اوّل ص ۱۶۷) نیز اعلیٰ حضرت بریلوی رحمۃ اللہ علیہ اِس مسنون عمل کے بارہ میں لکھتے ہیں۔ ''ہر بلا سے محفوظ ہو'' ۔(الوظیفۃ الکریمہ ص ۱۵)

اور بزرگانِ دین فرماتے ہیں کہ جو شخص یہ عمل کسی رات میں کرے دوسری آنے والی رات تک اللہ تعالیٰ اُس کے بدن کو ہر طرح کی بیماری سے محفوظ رکھتا ہے۔ ضرورت اِس امر کی ہے کہ کرونا وائرس سے بچنے کے لئے ہر مسلمان اِس مسنون عمل کو اپنا معمول بنائے۔ اللہ تعالیٰ توفیقِ عمل بخشے آمین بجاہ النبی الکریم صلی اللہ علیہ وسلم۔

(۱۲)۔ ہر نماز کے لئے تازہ وضو کرنا:۔

ماہنامہ ضیائے حرم اسلام آباد بابت جون ۲۰۲۰ء کے اداریہ ''سرّ دلبراں'' میں یہ لکھا گیا ہے کہ ''دوسری طرف اپنی زندگی کو منظّم کر کے اور اپنی خوراک کو بہتر کر کے آپ نے اپنے اندر مدافعت کی قوّت کو پیدا کرنا ہے۔ زندگی کو منظّم کرنے کا مفہوم یہ ہے کہ فضول مصروفیات کو ترک کر دیا جائے۔ رات کو دیر تک جاگنے سے اجتناب کیا جائے۔ خاندان کا سربراہ خود بھی موبائل پر فضول وقت ضائع نہ کرے اور اپنے بچوں کو بھی کنٹرول کرے۔ خانگی جھگڑوں اور تنازعات سے اجتناب کیا جائے تاکہ ذہنی دباؤ اور تناؤ سے بچا جا سکے۔ گھر کے اندر ورزش کا اہتمام کیا جائے اور مناسب حد تک جسم کو متحرک رکھا جائے۔ سونے کے وقت سونے کا ماحول بنایا جائے اور کام کے اوقات میں نظم وضبط سے کام کیا جائے اور سب سے بڑھ کر نماز کی پابندی اور ہر نماز کے لئے تازہ وضو اور طہارت و پاکیزگی اِس وائرس سے بچاؤ کا سب سے مؤثر علاج ہے۔ بندۂ مومن کو یقین کی دولت سے مالا مال ہونے کی ضرورت ہے۔ اِسے اپنے ربّ قدّوس جل شانہٗ اور اپنے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات پر کامل یقین ہونا چاہیے''۔

(۱۳)۔ہر جمعہ کے دن سورۂ کہف کی تلاوت:۔

ہر جمعہ کے دن سورۂ کہف، سورۂ دخان اور سورہ رحمٰن کی تلاوت کی برکت سے آئندہ جمعہ کے دن تک ہر قسم کی آفات وبلیّات اور جسمانی بیماریوں سے آدمی محفوظ رہتا ہے۔الحمدللہ۔راقم الحروف کے معمولات میں یہ عمل شامل ہے اور اِس کی برکات کا ذاتی تجربہ بھی ہے۔اللہ تعالیٰ توفیقِ عمل نصیب رکھے۔آمین

(۱۴)۔سفر کی مجرّب دعائیں:۔

اگر سفر درپیش ہو اور راستے میں مشقتیں پیش آنے کا اندیشہ ہو تو آیت الکرسی ایک بار، چھ کلمے اور ایمان کی صفتیں ایک بار پڑھ لینے کے بعد مندرجہ ذیل دعائیں چند مرتبہ پڑھ لیں تو سفر کی صعوبتیں پیش نہیں آئیں گی۔ان شآءاللہ العزیز

اعوذ بکلمات اللّٰه التامات من شر ماخلق اور اعوذ بکلمات اللّٰه التامات من غضبه وعقابه وشر عباده ومن همزات الشياطين واعوذبک ربّ أن يحضرون اور اللّٰهم لا يأتی بالحسنات الا انت ولا يذهب بالسيئات الّا انت ولا حول ولا قوة الا باللّٰه ۔

(۱۵)۔منزل مقصود پر پہنچنے سے پہلے کی دعائیں:۔

دورانِ سفر جب منزلِ مقصود پر پہنچیں تو یہ دعائیں پڑھ لیں۔

(۱) اللّٰهم انی اسئلک من خير هذا البلد ومن خير أهل هذا البلد وأعوذبک من شرهذاالبلد ومن شرأهل البلد.

(۲). ربّ ادخلنی مدخل صدق واخرجنی مخرج صدق واجعل لی من لدنک سلطاناً نصيراًه

الحمدللہ ہم نے اپنی معلومات کے مطابق یہاں تک جو کچھ لکھا ہے۔مسلمان اگر اِس پر عمل پیرا ہو جائیں تو کرونا وائرس سمیت ہر قسم کی وباؤں اور آفات وبلیّات سے

بچ سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ توفیق عمل بخشے۔

آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم وھذا آخر ما أردنا ایراده فی هذه الرسالة المفیدة تقبلها الله تعالیٰ بمنه العظیم ورسوله الکریم صلی اللہ علیہ وسلم .

وانا الفقیر ابو الکرم احمد حسین قاسم الحیدری الرضوی غفر اللہ تعالیٰ

(۳ ذوالقعدہ ۱۴۴۱ھ بمطابق ۲۵ جون ۲۰۲۰ء)

خصوصی دعا

''انجمن احباب اہل سنّت'' کے اِس شمارہ کے اشاعتی اخراجات میں مولانا حافظ محمد عارف سلطانی صاحب ساکن موضع کوٹلہ تحصیل سہنسہ نے اپنے مرحوم بھائی ساجد محمود کے ایصال ثواب کے لئے اور چوہدری محمد اسماعیل ساکن موضع گلوٹیاں تحصیل سہنسہ نے اپنے مرحوم والد چوہدری محمد مہربان کے ایصال ثواب کے لئے خصوصی حصے دیئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اِن کی مالی خدمت کو قبول فرمائے اور مرحومین کے نامۂ اعمال میں ثوابِ عظیم درج فرما کر باعثِ بخشش بنائے اور مالی خدمت پیش کرنے والوں کو بھی دارین کی برکتوں سے مالا مال فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم۔

دعا گو:۔

فقیر ابو لکرم احمد حسین قاسم الحیدری الرضوی غفر اللہ لہٗ

ناظم انجمن احباب اہل سنت سہنسہ آزاد کشمیر